اشارات

ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان کی طرف سے نومبر 2007ء اور پھر مارچ 2008ء میں بالترتیب قومی کمیٹی برائے اصلاح نصاب کے دو (2) اجلاس منعقد ہوئے۔ جن کا بنیادی ہدف علوم اسلامیہ کے مجال میں بی۔اے آنرز اور ایم۔اے آنرز کے نصاب اور کورسز کی تفصیلات کو (Revise) کرنا تھا۔

پہلا اجلاس ہائر ایجوکیشن کمیشن کے صدر دفتر اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ جب کہ دوسرے اجلاس کا اہتمام کراچی کے علاقائی دفتر نے کیا۔ دونوں اجلاسوں میں پاکستان کے تقریباً تمام جامعات کے شعبہ ہائے اسلامیات کے صدور اور علوم اسلامیہ کے معروف و مشہور اساتذہ نے شرکت کی۔

اسلام آباد میں منعقد ہونے والے اجلاس کے شرکاء نے بی۔اے (آنرز) اور ایم۔اے (آنرز) کے نصاب کا بہت تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا.........اور 2005ء میں جو نصاب ترتیب دیا گیا تھا اُس میں بڑی حد تک ترامیم اور اضافوں کی تجاویز دیں۔

اس اجلاس میں پیش کی گئی تجاویز کو معروضی اسلوب میں دیکھا جائے تو انہیں بہت مفید، مثبت اور قابل عمل پہلو سے تعبیر کیا جا سکتا ہے ___ دوسرے اجلاس میں زیادہ تر گفتگو تدریس کے لئے موضوعات اور مضامین کی تقسیم پر ہوئی۔ اس موقع پر ہر ہر مضمون کے ذیلی مباحث کو Credit Hours کے مطابق adjust کیا گیا۔ یہ ایک تفصیل طلب موضوع تھا جس پر شرکاء اجلاس نے دو دن تفصیل کے ساتھ بحث و تمحیص کی اور بڑی محنت کے ساتھ اس کی تشکیل اور تخطیط مکمل کی۔

ان دونوں اجلاسوں کی کارروائی اب تک منظر عام پر نہیں آئی۔ ممکن ہے اسے حتمی شکل دینے کے لئے مزید کچھ عرصہ درکار ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان دونوں اجلاسوں کی کارروائی کو حتمی شکل دینے کے لئے ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے تیسرا اجلاس منعقد ہو۔ اور اس میں مزید گفت و شنید کے بعد تفصیلات اور

جزئیات پر اتفاق ہو جائے ______ بہر حال جو بھی صورت ہو۔ یہ ہائر ایجوکیشن کمیشن کی ایک قابل تعریف کوشش اور لائق توصیف اقدام ہے ______ ضرورت اس بات کی ہے کہ بی۔اے (آنرز) اور ایم۔اے (آنرز) کے نصاب اور کورسز کی تخطیط و تنظیم کے لئے جو قابل قدر کاوش کی گئی ہے اسے صحیح معنوں میں عملی جامہ پہنایا جائے ______ اور اس کے نفاذ کے ضمن میں ممکنہ احتمالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایسی صورت اختیار کی جائے جو جامعات اور کلیات کی انتظامیہ کے لئے قابل قبول ہو نیز طلبہ و طالبات کے لئے مفید بھی ہو اور ان کے روشن مستقبل کا ضامن بھی ہو ______

اس سلسلہ میں ''معارفِ اسلامی'' ہائر ایجوکیشن کمیشن کی خدمت میں درج ذیل معروضات پیش کرتا ہے

(i) اس وقت ہمارے ہاں بی۔اے کا دورانیہ دو (2) سال پر محیط ہے۔ جو طلبہ ایف۔اے کرنے کے بعد بی۔اے کرنا چاہتے ہیں ______ ان میں بہت بڑی تعداد ڈگری کالجز میں داخلہ لیتے ہیں یہ طلبہ دو سال پڑھنے کے بعد بی۔اے کی مستقل ڈگری حاصل کر لیتے ہیں۔ جس کی بنیاد پر وہ ایم۔اے کرنے کے لئے کسی یونیورسٹی کا رُخ کرتے ہیں ______ ہائر ایجوکیشن کمیشن کو اس بارے میں وضاحت کرنی چاہیے کہ بی۔اے آنرز جس کا دورانیہ آٹھ سمسٹرز یعنی چار سال پر محیط ہے۔ اس کے اطلاق اور تنفیذ کے بعد وہ لاکھوں طلبہ جو ہر سال ایف۔اے کا امتحان پاس کرتے ہیں۔ مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے کن تعلیمی اداروں کا رُخ کریں گے۔ آیا وہ موجودہ ڈگری کالجز میں داخلہ لیں گے یا پاکستان میں موجودہ جامعات میں داخلہ لینے کی کوشش کریں گے ______ اگر یہ طلبہ جامعات میں داخلہ لینے کے لئے درخواست دیں گے تو موجودہ جامعات میں اتنی گنجائش نہیں کہ ان لاکھوں طلبہ کو اپنے اندر سمیٹ سکیں ______ اگر ڈگری کالجز میں داخلہ لیں گے تو موجودہ ڈگری کالجز قطعاً اس قابل نہیں کہ بی۔اے آنرز کے لئے مرتب شدہ نصاب اور کورسز کی تعلیم و تدریس کا انتظام و انصرام کر سکیں۔ اس وقت پاکستان میں قائم ڈگری کالجز کی صورت حال کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ______ ان کالجز کا انفراسٹرکچر بالکل

غیر معیاری اور تدریس عملہ کلیۃً کس ہر کس کا شکار ہے____ کالجز میں اساتذہ کی ترقی کا معیار محض تدریسی تجزیہ ہوتا ہے________ تعلیمی قابلیت اور تحقیقی کام گنتی میں نہیں آتا____ اس لئے کالجز میں بیشتر اساتذہ زندگی بھر اپنی بنیادی قابلیت پر انحصار کرتے ہیں۔ وہ اساتذہ بہت خوش قسمت کہلاتے ہیں جنہیں بیس پچیس سال کے بعد اگلے مرحلے میں ترقی مل جاتی ہے____ اب تو سونے پر سہاگہ یہ کہ کالجز میں کنٹریکٹ کی بنیاد پر اساتذہ کی بھرتی ہوتی ہے جو اساتذہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر کام کرتے ہیں۔ وہ اپنی تعلیمی قابلیت کے بڑھاوے کے لئے سوچیں تو کیسے سوچیں انہیں تو گریڈ کے متعلقہ سہولیات اور مراعات تک سے محروم رکھا جاتا ہے____ ان زمینی حقائق کی موجودگی میں جو طلبہ موجودہ ڈگری کالجز میں داخلہ لے کر بی۔اے آنرز کرنے پر مجبور کئے جائیں گے۔ سوچنے کی بات ہے کہ اس عمل کے نتائج کس شکل میں برآمد ہوں گے اور کوالٹی ایجوکیشن کے سلوگن کا کیا حشر ہوگا۔

(ii) ہمارے ہاں اس وقت وہ طلبہ وطالبات، جو ہر سال مختلف جامعات سے بی۔اے اور ایم۔اے کا امتحان پرائیوٹ حیثیت میں دیتے ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں اس تعداد میں اکثر وبیشتر گھریلو خواتین، ملازم بیشتر حضرات اور وہ طلبہ شامل ہوتے ہیں جو باقاعدہ تعلیمی اداروں میں داخلہ لینے اور تعلیمی اخراجات برداشت کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے____ ہائر ایجوکیشن کمیشن کو اس بات کی وضاحت کرنی چاہیے کہ بی۔اے آنرز، جس کے حصول کے لئے طلبہ کو تعلیمی اداروں میں داخلہ لے کر باقاعدگی سے پڑھنا لازمی ہوگا۔ اس کے اطلاق اور تنفیذ کے بعد وہ طلبہ، جو اپنی محنت اور ذاتی مطالعہ کی بنیاد پر بی۔اے یا ایم۔اے کے امتحان میں شرکت کرنا چاہیں گے____ وہ کہاں امتحان دیں گے اور کس طرح امتحان دیں گے آیا انہیں اجازت ہوگی کہ وہ بی۔اے آنرز میں داخلہ لے کر آٹھ سمسٹرز تک ہر ایک سمسٹر کے کورسز کی تیاری کریں اور امتحانات دیتے رہیں____ یا انہیں ذاتی محنت اور ذاتی مطالعہ

کی بنیاد پر امتحانات دینے کی سہولت اور بی۔اے آنرز کی ڈگری کے حصول کی فضیلت سے محروم رکھا جائے گا۔

(iii) وہ ہزاروں طلبہ جو ہر سال بی۔اے کرنے کے بعد پروفیشنل کالجز میں داخلہ لیتے ہیں مثلاً بی۔ایڈ کرنے کے لئے کالجز آف ایجوکیشن میں داخل ہوتے ہیں یا قانون کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے لاء کالجز میں ایڈمیشن لیتے ہیں۔ہائیر ایجوکیشن کمیشن کو اس بات کی وضاحت کرنی چاہیے کہ ایسے طلبہ کو کس مرحلہ پر exit دیا جائے گا۔آیا یہ طلبہ بی۔اے آنرز مکمل کرنے کے بعد پروفیشنل کالجز میں داخلہ لیں گے یا انہیں بی۔اے آنرز کے ابتدائی چار سمسٹرز مکمل کر لینے کے بعد پروفیشنل کالجز میں داخلہ لینے کی خاطر کوئی خاص قسم کی ڈگری عطا کی جائے گی_____

مذکورہ بالا تین نکات کے علاوہ اور بھی کئی ایسے سوالات ہیں جو مجوزہ بی۔اے آنرز کی تنفیذ اور اطلاق کے ضمن میں معقول جوابات کے متقاضی ہیں۔

''معارفِ اسلامی'' کا موجودہ شمارہ حسب سابق شیخ الجامعہ پروفیسر ڈاکٹر محمود الحسن بٹ صاحب کی رہنمائی اور ہدایات کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے۔ہائیر ایجوکیشن کمیشن نے تحقیقی مقالات کے لئے جو پالیسی وضع کی ہے اس پالیسی کو مدنظر رکھ کر مقالات کا انتخاب اور Evaluation کرائی گئی ہے۔اس شمارہ کی ترتیب وتدوین کے سلسلے میں مجلس ادارت کے ارکان نے جو تعاون کیا ہے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔جن اساتذہ اور محققین نے مقالات مرتب کیے ہیں ان کا ممنون ہوں۔اس شمارہ میں جو بھی خوبی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور توفیق وتائید کا نتیجہ ہے اور جو کمی اور خامی ہے وہ میری کم علمی اور بے بضاعتی کی وجہ سے ہے۔

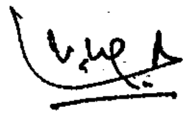

پروفیسر ڈاکٹر علی اصغر چشتی

مدیر مسؤل ''معارفِ اسلامی''